سے متعلق ہے۔ سورۂ بقرہ: ۲۱۹ — ۲۲۰ میں پہلے شراب اور جوا کے بارے میں حکم مذکور ہے، پھر انفاق کا بیان ہے، اس کے بعد یتامیٰ کا ذکر ہے۔ اس پر لکھتی ہیں: ''یتامیٰ کے بارے میں سوال کو سابقہ دو سوالات (انفاق اور شراب و جوا کے بارے میں) سے مربوط اس لیے کر دیا گیا کہ وہ سوالات دو ایسے گروہوں سے متعلق ہیں، جن میں سے ایک کارِ خیر میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اور دوسرا معاصی میں۔

۲— تفسیری نکتے

سیدہ نائلہ دورانِ تفسیر جا بہ جا لطیف نکتے بیان کرتی ہیں۔ مثلاً آیت فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ (البقرۃ: ۲۴) کے ذیل میں انھوں نے پہلے یہ سوال قائم کیا ہے: ''اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے 'الناس' اور 'الحجارۃ' کو ایک ساتھ کیوں بیان کیا ہے اور انسانوں کے ساتھ پتھروں کو کیوں جہنم کا ایندھن بنایا ہے؟ پھر تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر کی روشنی میں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ '' مشرکین نے اپنے گھڑے ہوئے بتوں کو اپنا معبود بنا لیا تھا اور انھیں اللہ کا ہم سر قرار دیتے تھے، اس لیے اللہ نے عذاب میں انھیں بھی شریک کر لیا اور انھیں بھی جہنم کا ایندھن بنا دیا۔'' مقام محمود (الاسرائ: ۷۹) کی تفسیر میں انھوں نے پہلے وہ احادیث نقل کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ شفاعت کریں گے اور اذان کے بعد پڑھی جانے والی اُس دعا کی فضیلت بیان کی ہے، جس میں آپؐ کے لیے مقام محمود کی درخواست کی گئی ہے۔ پھر لکھا ہے: ''یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مقام محمود تک پہنچنے کا راستہ نماز، قرآن، تہجد اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دائمی ربط ہے۔''

۳— حالاتِ حاضرہ سے ربط

اس تفسیر کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں آیاتِ قرآنی کی تفسیر و توضیح حالاتِ حاضرہ سے جوڑ کر کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر مؤلفہ جب شراب اور جوے کی حرمت سے متعلق آیات کی تفسیر کرتی ہیں تو ان کے مضرات تفصیل سے بیان کرتی ہیں اور واضح کرتی ہیں کہ ان کی وجہ سے بہت سے گھروں اور خاندانوں کی بربادی ہوتی ہے۔